OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Lahore Insititute for Social Scicnces, Lahore.***

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jan-June-2024
***Vol:* 5, *Issue:* 1**
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

Dr. Faizan Ahmed[1]

سلطنت عثمانیہ کے زوال میں مراعات خصوصی کا کردار

The role of capitulation in the decline of Ottoman Empire

Abstract

The history of the world, especially in Islamic history, does not require an introduction to the Ottoman Empire. In the Islamic history, it was the established empire of the Turks, which held the distinction of being the longest-reigned empire. Its territories stretched across three continents; Asia, Europe, and Africa. In the late thirteenth century, this empire, which was established in Asia, began to be counted among the world's dominant powers within 150 years. By the sixteenth century- it had become the most prestigious empire in terms of its vastness and dominion in the world. During this time, the Ottoman Turks were a central power. The sixteenth century seemed to be the century of the empire's zenith. It was possible for them not only to advance in the field of knowledge and wisdom but also

1 HOD Islamic History, Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Govt Degree Boys College, Orangi Town, Karachi

to fulfill the responsibilities of leadership in the world of knowledge. However, contrary to this, the causes of decline and decay began to emerge among the Turks even during the time of their peak and progress. One important element among these factors is “special privileges". The terms "Capitulation" in English and "Imtiyazat" in Arabic have been used for these special privileges. These Special privileges played a decisive pivotal role in the decline of the Ottoman Empire by collaborating with external and foreign elements. Because of special concessions France, Britain, Russia, and other European countries obtained special economic, religious, and civic concessions within the boundaries of the Ottoman Empire for their governments and people. Using these special concessions, gradually, these countries began to weaken the political and economic strength of the Ottomans by surpassing the Ottoman's political and economic strength. As a result of these measures, the Ottoman Empire came to an end in the early decades of the twentieth century.

Keywords: Ottoman, central power, capitulation, Special privileges Imtiyazat.

ابتدائیہ:

مراعات خصوصی کے لئے انگریزی میں ”Capitulation“ اور عربی میں "امتیازات" کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں[1]۔ مراعات خصوصی کے لئے انگریزی میں لفظ (Capitulation)لاطینی زبان کے لفظ

[1] انشاءاللہ، محمد، تاریخ خاندان عثمانیہ، ج۔۱(امرتسر: روزبازار، ۱۸۹۹ء)، ۱۵۰۔

Insha Allah Muhammad, Tarikh khan dan Usmania, vol. 1 (Amritsar: Roz Bazar, 1899), 150.

(Capitulum)سے ماخوذ ہے۔ جس کی تعریف یہ ہے کہ آزاد و خود مختار ملک میں رہائش پذیر غیر ملکیوں پر ملکی قانون لاگو نہیں ہوتا اور انہیں استثنٰی حاصل ہوتا ہے، یعنی کسی بھی جرم میں ملوث ہونے کی صورت میں غیر ملکیوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جاسکتی ہے[1]۔سلطنت عثمانیہ میں مراعاتِ خصوصی کا کردار سب سے پہلے بانی عثمانی سلطنت عثمان خان کے بیٹے اُرخان کے دور میں نظر آتا ہے: ''اُرخان نے 1352ء میں اطالوی بحری ریاست جنیوا (Genova) کو مراعات خصوصی سے نوازا۔ جس کے بعد اناطولیہ میں موجود جزیرہ فوکا (Foca) سمیت دیگر جزائر اناطولیہ اور یورپ کے درمیان تجارت کے اہم مراکز بن گئے تھے۔''[2]

ان مراعات کے بدلے میں جنیوا نے سلطنت عثمانیہ کو بحری مدد فراہم کی۔ جنیوا کی طرح اطالوی ریاست وینس بھی سلطنت عثمانیہ سے مراعات کے حصول کے لئے کوشاں رہتی تھی۔ وینس (Venice) کے اناطولیہ کے علاقے میں موجود ترکمن ریاستوں سے معاہدے تھے۔ جب یہ ریاستیں بایزید اوّل کے عہد میں عثمانی سلطنت میں شامل ہوئیں تو بایزید اوّل نے ترکمن ریاستوں کے دور میں دی گئیں وینسی مراعات کی توثیق کر دی۔ جس کہ نتیجہ میں اناطولیہ اور رومیلیا سمیت تمام عثمانی مقبوضات میں وینس کی تجارت وسعت پذیر ہو گئی تھی۔ جنگ انگورہ (Angora) کے بعد خانہ جنگی کے زمانہ میں بایزید اوّل کے بیٹے سلیمان چلپی نے وینس سے مدد طلب کی اور 1403ء کے معاہدہ صلح میں پہلی بار اتحاد کے ارکان (وینس، قیصر روم، جینوا اور رہوڈوس) کو اہم مراعات خصوصی سے نوازا گیا۔

محمد فاتح ثانی کے عہد میں 1463ء میں وینس اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان جنگ ہوئی، سلطنت عثمانیہ نے اقتصادی حربہ استعمال کرتے ہوئے وینس کی مراعات خصوصی کو منسوخ کر کے اس کے تاجروں کو گرفتار

[1] Capitulation," last modified March 2, 2019, https://en.wikipedia.org/wiki/Capitulation.

[2] Streusand, Douglas E, **Islamic Gunpowder Empires: Ottomans, Safavids, and Mughals** (Boulder: Westview Press, 2011), 106.

اور سامان کو ضبط کر لیا تھا۔ جس کی وجہ سے وینس کی تجارت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور اس کی تجارت اناطولیہ میں مکمل طور پر بند ہو گئی تھی۔

> "اس دوران سلطنت عثمانیہ نے اطالوی ریاست فلورنس (Florence) سے تعلقات استوار کئے۔ اس زمانے میں ترکوں کی باجگذار ریاست رگوسہ (Ragusa) بھی ایک اہم تجارتی بندرگاہ اور سلطنت عثمانیہ کو اون مہیا کرنے والا ایک اہم علاقہ بن گیا تھا۔"[1]

1482ء میں بایزید ثانی کے عہد میں وینس کی مراعات خصوصی کی دوبارہ تجدید کی گئی اور وینس کو پہلی بار کفّہ اور طرابزون (Trabzon) میں بھی تجارت کی اجازت دے دی گئی تھی۔ "1498ء میں وینس سے جنگ کی صورت میں عثمانی حکمرانوں نے اطالوی ریاست نیپلز (Naples) کو مراعات خصوصی سے نوازا"[2]۔ باب عالی اور وینس کے درمیان متعدد جنگوں کے باوجود اطالوی بحری ریاست وینس عثمانی علاقوں میں تجارت بڑھانے کے لئے مسلسل کوششیں کرتی رہی۔ انہی کوششوں کی وجہ سے 1503ء میں وینس کو مزید مراعات خصوصی سے نوازا گیا اور ان کی تجدید سلطان سلیم اوّل نے 1513ء میں کی۔ سلطان سلیم اوّل کے عہد میں شام اور مصر کے عثمانی سلطنت میں شامل ہونے کے بعد مراعات خصوصی کی اہمیت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔ "سلطان سلیم اوّل نے 1517ء میں مصر کے مملوک سلاطین کی جانب سے وینس، فرانس (France) سمیت دیگر ممالک کو دی گئی مراعات خصوصی کی تصدیق کر دی تھی۔"[3]

دور عروج میں مراعات خصوصی:

سلطنت عثمانیہ کی حدود میں یہ مراعات یا امتیازات باقاعدہ ایک خاص شکل میں اوّل اوّل فرانس کو عطا کی گئیں۔ فرانس اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان مراعات خصوصی کے تحت قائم ہونے والے تعلقات کے پس پشت عہد مذکورہ کی خاص سیاسی صورتحال تھی۔ "مسیحی دنیا میں اس وقت دو طاقتیں نہایت زبردست تھیں جو اپنے

---

[1] Ibid. 107.

[2] Fisher, Sydney Nettleton. **The Foreign Relations of Turkey, 1481-1512** (Urbana: University of Illinois Press, 1948), 61.

[3] Streusand, **Islamic Gunpowder Empires**, 107.

ممالک محروسہ کے علاوہ جنوبی اور مغربی یورپ کے بیشتر حصے پر قابض و متصرف تھی یا کسی وجہ سے اثر رکھتی تھیں، چارلس پنجم(Charles V)شاہ اسپین، اسپین(Spain) کے علاوہ نہ صرف بیلجیم(Belgium)،ہالینڈ(Holand)، جرمنی(Germany)، میکسیکو(Mexico)، پیرو(Peru) اور سسلی(Sicily) کا فرمانروا تھا بلکہ پاپائے روم کا خاص عقیدت مند ہونے کی وجہ سے وسطی یورپ میں خاص اثر و رسوخ کا مالک اور سلطنت عثمانیہ کا شدید مخالف تھا۔ فرانس دوسری طاقت کے طور پر موجود اور جنوب مشرقی یورپ میں رسوخ کا مالک تھا۔ اسپین اور فرانس کی یہ قوتیں ہمیشہ ایک دوسرے کی مخالف اور مدمقابل رہا کرتی تھیں۔"[1] دنیائے یورپ کی مذکورہ بالا تصویر کے ساتھ عثمانی ترک اپنے بہترین اور ماہر جہاز رانوں کی رہنمائی اور معیت میں اسپین کی مسلم حکومت کے خاتمے کے بعد برباد اور پناہ کی تلاش میں سرگرداں مسلمانوں کی امداد اور بحر روم(Mediterranean Sea) کے قلب پر کنٹرول کے لیے اسپین کی موجودہ مسیحی حکومت سے مصروف

[1] صدیقی، حامد علی۔ اقصائے مغرب۔(دہلی: مطبع روزانہ اخبار۔ س۔ن)، ۱۰۳۔۱۰۵

Siddiqi,Hamid Ali._***Aqsai Maghrib*** (Dehli: Matba Rozana Akhbar, n.d.), 103-105.

پیکار تھے"[1]۔اس کشمکش میں اگرچہ عثمانی جہازراں غالب رہا کرتے تھے تاہم "اسپین اپنے امیر البحر اینڈریا ڈوریا(Andrea Dorea)کے ساتھ ایک زبردست حریف کے طور پر موجود تھا۔"[2]۔"فرانس اس تناظر میں یہ حقیقت بخوبی سمجھ رہا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کے ساتھ اتحاد کے نتیجے میں اپنے دیرینہ حریف اسپین کی طاقت و قوت کو کم کیا جاسکتا ہے۔"[3]"اسی اثناء میں 21،اکیس جولائی 1535ء میں ہسپانوی امیر البحر اینڈریا ڈوریا نے عثمانیوں کو ایک بحری مہم میں شکست دے کر ان کو نو مفتوحہ علاقے تیونس(Tunisia)سے بید خل کر دیا۔"[4]یہ واقعہ عثمانی ترکوں کے لیے لمحہ فکریہ تھا۔ چنانچہ اس خاص تناظر میں 1536ء میں فرانس اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان ایک عہد نامہ طے پایا۔" یہ معاہدہ تاریخ میں فرانسیسی۔ عثمانی معاہدہ(Franco-Ottoman

---

[1] ان جہازرانوں میں ایک اہم نام خیر الدین باربروسہ کا ہے۔اس کے علاوہ رئیس، صالح رئیس، صنعان رئیس، ایدالدین رئیس بھی اس دور کے اہم جہازراں تھے۔(صدیقی، حامد علی، محولہ بالا، ص ۷۵)

Among these navigators, an important name is khairuddin Barbarossa .Additionally , Rais, Saleh Rais , Sinan Rais, and ayduddin rais were also significant navigators of that era

Aqsai Maghrib (Dehli: Matba Rozana Akhbar, n.d.), 75.

[2] صدیقی، اقصائے مغرب، ۷۵

Siddiqi, Aqsai Maghrib.75

[3] Ernle, Bradford, **The Sultan's Admiral** (London: Hodder & Stoughton, 1969), 193-194.

[4] Ernle,**The Sultan's Admiral**, 142.

(Alliance) کے نام سے معروف ہے[1]۔اس معاہدے کو "مسیحی اور غیر مسیحی سلطنتوں کے درمیان اپنی نوعیت کا پہلا غیر نظریاتی سیاسی معاہدہ۔"

(The First non ideological diplomatic alliance of its kind between a Christian and non Christian Empires)

بھی کہا گیا۔[2]

"مسیحی دنیا میں یہ بے دین معاہدہ (The Impious Alliance) کے نام سے بھی پکارا گیا"[3]۔مذکورہ معاہدے کے قیام اور مراعات کے حصول کے لیے فرانس کے حکمران "فرانسس اوّل (Francis I) (1547-1515ء) نے 1535ء میں اپنا سفیر جین ڈی لافوریٹ (Jean de la Foret) عثمانی سلطان سلیمان قانونی کی خدمت میں روانہ کیا۔سفیر کی ملاقات سلیمان قانونی سے 1535ء میں اس وقت ہوئی جب وہ ایرانی مہم کے دوران عراق (Iraq) سے آذربائیجان (Azerbaijan) کی جانب واپس لوٹ رہا تھا۔گفت وشنید کے نتیجے میں 18 فروری 1536ء میں دونوں ممالک کے مابین معاہدہ طے پا گیا"[4]۔ "اس معاہدے کے ذریعے مراعات کے حصول کے لئے جین ڈی لافوریٹ نے وینس اور جینوا کو دیئے جانے والے تجارتی حقوق کے نمونے

[1] "Franco-Ottoman Alliance," last modified March 20, 2019, https://en.wikipedia.org/wiki/Franco-Ottoman_alliance.

[2] Ibid

[3] Ernle, **The Sultan's Admiral**, 193

[4] Shaw, Standford, **History of the Ottoman Empire and Modern Turkey**, vol. 1 (New York: Cambridge University Press, 1997), 97.

کو بنیاد بنایا"[1]۔"معاہدہ کی رو سے سلیمان قانونی نے بطور خاص عنایت اور ذاتی اعزاز کے ساتھ فرانس کے حکمران کو بادشاہ کا خطاب عطا کیا۔ یہ پہلا موقع تھا جبکہ کسی عثمانی حکمران نے اپنے علاوہ دوسرے حکمران کے لیے یہ لفظ استعمال کیا۔"[2]

ان مراعات کی وجہ سے فرانس کو بحرروم کی تجارت میں ایک اہم مقام حاصل ہوگیا تھا۔ اس کے بعد(1573ء۔1570ء)کے درمیان سلطنت عثمانیہ اور وینس کے درمیان جنگ کے نتیجہ میں فرانس کی تجارت کو بہت فروغ حاصل ہوا اور سلطنت عثمانیہ میں فرانس کی تجارت تیزی سے پھیلنے لگی۔اس زمانے میں انگریز اور پرتگالی تاجر بھی فرانس کے جھنڈے تلے تجارت کررہے تھے۔"اگرچہ سلیمان قانونی سے پہلے غیر ملکیوں اور عثمانیوں میں تنازعہ کی صورت میں اس کی شنوائی عثمانی عدالت میں ہوتی تھی۔ لیکن سلیمان کے دور میں انہیں مکمل آزادی دے دی گئی اور غیر ملکیوں پر عثمانی قانون کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔سلیمان کے عہد میں استنبول، ازمیر اور حلب مراعات حاصل کرنے والی اقوام کے مراکز بن گئے تھے۔ان شہروں میں مقیم غیر ملکی افراد کو مکمل سماجی

---

[1] Cook, M.A, **History of the Ottoman Empire to 1730** (Cambridge: Cambridge University Press, 1976), 86.

[2] عذیر، محمد، دولت عثمانیہ۔ ج۔ ا(اعظم گڑھ: دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، ۲۰۰۹ء)۔۱۷۸

Uzair, Muhammad. **Doulat Usmania**, vol. 1 (Azamgarh: Darul Musanifeen Shibli Academy, 2009), 178.

ومذہبی آزادحاصل تھی۔"[1]

مراعات یاامتیازات کی یہ پالیسی اگرچہ حقیقت پر مبنی تھی کیونکہ ایسی سلطنت جس میں مختلف النوع اقوام آباد ہوں اور ملک کے باشندے تجارت اور کاروبار میں حصہ لیتے ہوں، ایسی مراعات سے سلطنت کی خوشحالی اور تجارت پر اثر پڑتا تھا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے عروج ہی میں یہ مراعات یافتہ ممالک، سلطنت کے داخلی استحکام اور اقتصادیات کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی جڑیں مضبوط کرنے لگے۔ ان مراعات کے طفیل عثمانی سلطنت کی حدود میں فرانسیسی اثرات تیزی سے پھیلنے لگے۔ "فرانسیسی سوداگروں کی تجارتی کوٹھیاں بلکہ فرانسیسی نوآبادیاں ملک کے مختلف حصوں بالخصوص قسطنطنیہ، سمرنا، تریپولی، اسکندریہ، حلب، رملہ اور قاہرہ میں قائم ہوتی چلی گئیں۔ رفتہ رفتہ فرانسیسیوں کو عثمانیوں سے زیادہ حقوق مل گئے اور عیسائی قونصلوں کی خودسری اس حد تک بڑھ گئیں کہ وہ خاص عثمانی عیسائی رعایا کو بھی اپنے زیر حمایت سمجھنے لگے۔"[2]

مراعات خصوصی یاآکاس بیل:

ان امتیازات کاایک اور نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ سلطنت کی حدود میں کیتھولک مذہب کی گویا مشنریز قائم ہوگئیں تھیں اور قسطنطنیہ کے مضافات میں اس فرقے کے پادریوں کے راہب خانے بنالئے گئے۔ فرانسیسی سفراء اور قونصلوں نے سلطنت عثمانیہ کے عیسائیوں کو بالعموم اور شام کے نصاری کو بالخصوص اپنی حمایت میں لیکر عثمانی حکام کے خلاف ان کی جاوبے جاحمایت کرناشروع کردی۔ سلطان سلیم ثانی کے بعد اس کے بیٹے سلطان مراد ثالث کے عہد میں مراعات خصوصی سے بہت سے ممالک کو نوازا گیا۔ "مراد ثالث کی منظور نظر ملکہ سلطانہ صفیہ کی وجہ

[1] McCarthy, Justin. **The Ottoman Turks** (New York: Routledge & Francis Group, 2013), 136.

[2] انشاءاللہ، تاریخ خاندان عثمانیہ۔ ج۔۱، ۱۶۳

Insha Allah, **Tarikh khan dan Usmania**, vol. 1, 163.

سے اطالوی ریاست وینس کی مراعات خصوصی کی تجدید کرکے اس کی تجارت کو زیادہ محفوظ کر دیا گیا۔"[1]
حالانکہ وینس نے سابقہ روش اختیار کرتے ہوئے متعدد بار باب عالی کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی لیکن سلطان مراد ثالث نے اپنی چہیتی ملکہ کی وجہ سے وینس کو دی گئی مراعات خصوصی کو مزید محفوظ کر دیا تھا۔"مراد ثالث کے دور میں1579ء میں تین انگریز تاجر ولیم ہیربون(William Harebone)، ایڈورڈ ایلس(Edward Ellis) اور رچرڈ اسٹیپل(Richard stapel) قسطنطنیہ آئے۔اور ان کی کاوشوں کی بدولت انہیں فرانس اور وینس کی طرح مراعات خصوصی سے نوازا گیا"[2]۔اس کے بعد سترہویں صدی میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان تجارتی مسابقت اپنے عروج پر پہنچ گئی تھی۔1601ء میں برطانیہ نے باب عالی یعنی سلطنت عثمانیہ سے کسٹم ڈیوٹی کی شرح ۵ فیصد سے کم کراکر 3 فیصد تک کرانے میں کامیابی حاصل کی۔مراعات خصوصی کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں خاص کر مشرق وسطیٰ کے علاقے میں انگریز چھا گئے تھے۔فرانس اور وینس کی تجارت کو شدید نقصان پہنچا تھا۔"برطانیہ کو عطا کی جانے والی مراعات میں عثمانی مقتدرہ طبقہ کی کشش کے دواسباب تھے۔اولاً ازراں نرخوں پر برطانوی کپڑے کا حصول،ثانیاً ٹن اور فولاد جیسے خام مال کا حصول جو اسلحہ کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔"[3]
فرانسیسیوں اور انگریزوں کی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے "پرتگال(Portuguese) کے دربار نے 1612ء میں کارنیلیس ہاگا(Carnelius Haga) کو لامحدود اختیارات کے ساتھ سفیر بناکر قسطنطنیہ بھیجا۔کارنیلیس کی بہترین سفارتکاری کی وجہ سے پرتگال کو بھی وہی مراعات خصوصی دیئے گئے جو انگلستان وفرانس کو عطا کئے گئے تھے۔ان مراعات کی بدولت پرتگالی تاجر بھی فرانسیسی وبرطانوی تاجروں کے برابر آ گئے تھے۔باب عالی نے

[1] McCarthy The Ottoman Turks, 198.

[2] Epstein, Mortimer, the Early History of the Levant Company (London: George Routledge & Sons Limited, 1908), 10.

[3] Shaw, History of the Ottoman Empire, v.1.182.

پرتگالی تاجروں کے لئے کسٹم ڈیوٹی کی شرح بھی ۳فیصد کردی تھی۔"[1] اس کے بعد بھی سلطنت عثمانیہ کی جانب سے مختلف ممالک کو امتیازات دینے کا سلسلہ جاری رہا اور بعض ممالک کے مراعات خصوصی کی تجدید کی گئی۔

دور زوال میں مراعات خصوصی:

سترہویں صدی کے اواخر میں 1699ء میں آسٹریا کے ہاتھوں سلطنت عثمانیہ کی شکست نے امتیازات کی نوعیت کو یکسر تبدیل کرکے رکھ دیا تھا۔ اب تک مراعات خصوصی عثمانی سلطان کی جانب سے درخواست کرنے والے ممالک کو سلطان کے خصوصی نظر عنایت کرم کی وجہ سے عطا کی جاتی تھیں۔ لیکن معاہدہ کارلووٹز کے بعد سے مغربی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کو جنگوں میں شکستیں دے کر معاہدوں کی صورت میں امتیازات میں اضافہ کروالیتی تھیں اور باب عالی کی حیثیت اب مراعات عطا کرنے والی ریاست کے بجائے امتیازات کے لئے مغربی ممالک کا حکم ماننے والی ریاست کی ہوگئی تھی۔ "معاہدہ کارلووٹز 26 جنوری 1699ء کو آسٹریا اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان ہوا۔ معاہدہ کی رُو سے آسٹریا کی حکومت نے عثمانی حکومت سے یہ عہد لیا کہ سلطنت عثمانیہ اپنے قلمرو میں موجود کلیسائے روم کے حامی عیسائیوں کو پوری مذہبی آزادی دے گی۔"[2]

معاہدہ کی اس شرط نے آگے چل کر سلطنت عثمانیہ کے زوال کو تیز کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس شرط کی وجہ سے عیسائی ممالک کو سلطنت عثمانیہ کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کا موقع مل گیا تھا۔ جس سے یورپی طاقتوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ امتیازات میں اضافہ کا یہ سلسلہ رکا نہیں بلکہ اس میں مزید تیزی آتی گئی یہاں

---

[1] Faroqhi, Suraiya N. (Ed.) **the Cambridge History of Turkey**, vol. 3 (New York: Cambridge University Press, 2006), 292.

[2] انشاءاللہ، تاریخ خاندان عثمانیہ۔ج۔۲۔۳۴

Insha allaha, tarikh e khandan e Usmania ,v,2.34

تک کہ محمود اوّل کے بعد مصطفی ثالث نے 1761ء میں پرشیا کو مراعات خصوصی سے نوازا اور مصطفی ثالث نے اپنے ورثاء تک کی طرف سے ان مراعات خصوصی کی تصدیق کر دی۔ اس طرح عثمانی حکومت نے اپناوہ قیمتی سودا قربان کر دیا جو ہر نئی حکومت کے آغاز پر نئی مراعات کے سلسلے میں اس کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ مصطفی ثالث کے بعد عبدالحمید اوّل سلطان بنے۔ ان کے دور میں سلطنت عثمانیہ کو روس کے مقابلہ میں ہزیمتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر معاہدہ کوچک قینارجی (Kuchk kainarji) 21 جولائی 1774ء کو ہوا[1]۔ یہ معاہدہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کی اہم داستان ہے۔ اس معاہدہ سے یہ حقیقت یورپی طاقتوں پر عیاں ہو گئی تھی کہ ترکوں میں اب اپنے مقبوضات کے دفاع کی طاقت موجود نہیں ہے۔ اس لئے یورپ میں سلطنت عثمانیہ کے مقبوضات میں قطع وبرید کا آغاز ہو گیا تھا۔

عثمانی اقتصادیات پر مراعات خصوصی کے اثرات:

اٹھارویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی کی ابتداء سے ہی سلطنت عثمانیہ کی نئی نسل کے مدبرین کو یہ پختہ یقین ہو گیا تھا کہ سلطنت کی بازیابی کے لئے اوّلین اور اہم ترین اقدام یہ ہو گا کہ مراعات خصوصی سے نجات حاصل کی جائے۔ کیونکہ مراعات خصوصی کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ کی معیشت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ ”مراعات خصوصی کی وجہ سے یورپی ممالک کو ٹیکس سمیت دیگر محاصل میں بہت زیادہ رعایت دی گئی تھی اور انیسویں صدی عیسوی میں سلطنت عثمانیہ کے اندر مراعات حاصل کرنے والی اقوام ۵ فیصد سے بھی کم ٹیکس ادا کرتی تھیں اور یہ ٹیکس اس سے بھی کم تھا جو سلطنت عثمانیہ کے صنعتکار اور تاجر ادا کرتے تھے۔“[2]

---

[1] عزیر، دولت عثمانیہ۔ ج۔ ا۔ ۳۴۸

Uzair , dault Usmania. Vol. 1. P. 348

[2] McCarthy, **The Ottoman Turks**, 202.

مراعات خصوصی نے عثمانیوں کے لئے ناممکن کردیا تھا کہ وہ مقامی صنعتوں کو بچانے کے لئے اور انہیں تحفظ دینے کے لئے بنیادی اقدامات بھی کر سکیں۔ کیونکہ مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے شرح محاصل لگانے سے ملکی معیشت مضبوط ہو سکتی تھی لیکن عثمانی ایسا کرنے سے قاصر تھے۔ امتیازات کی وجہ سے ترکی کی مقامی صنعتیں زمین بوس ہو گئی تھیں۔ "اس کی سب سے بڑی مثال کپڑے کی صنعت کی انحطاط پذیری تھی۔ 1862ء میں برطانوی قونصل کے اعداد و شمار کے مطابق صرف حلب میں 10 دس برس کے دوران کپڑا تیار کرنے والی لومز (Looms) کی تعداد دس ہزار سے کم ہو کر صرف اٹھائیس سو رہ گئی تھی، تیار ہونے والے کپڑوں کی تعداد چالیس لاکھ سے کم ہو کر پندرہ لاکھ رہ گئی تھی۔ جبکہ 1868ء میں ایک حکومتی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق گذشتہ تیس برس کے دوران صرف استنبول میں کپڑا تیار کرنے والے لومز کی تعداد ستائیس سو پچاس سے کم ہو کر پچیس رہ گئی تھی۔ جبکہ ریشم کا کپڑا بنانے والی صنعتوں کی تعداد ساٹھ 60 سے کم ہو کر آٹھ رہ گئی تھی۔ جب کہ برصہ میں 1838ء میں سوتی اور ریشمی کپڑا تیار کرنے والی صنعتیں زوال کا شکار ہو گئی تھیں۔ 1843ء میں برصہ میں صرف بیس ہزار کپڑے تیار کئے جاتے تھے لیکن 1846ء میں یہ تعداد تیرہ ہزار تک پہنچ گئی تھی اور 1863ء میں یہ تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی تھی۔"[1]

انیسویں صدی عیسوی میں یورپ میں سلطنت عثمانیہ کو جنگوں میں شکستوں کی وجہ سے بہت سے قیمتی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا اور صورتحال یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ یورپ سے سلطنت عثمانیہ کو بیدخل کرنے کے لئے یورپی طاقتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس پرشیا کی صدارت میں 13 جون 1878ء کو برلن میں منعقد ہوئی۔ "اس کانفرنس نے 12 جولائی 1878ء کو ایک عہد نامہ مرتب کیا جو تاریخ میں معاہدہ برلن کے نام سے مشہور ہے۔"[2]

---

[1] Issawi, Charles. **An Economic History of the Middle East and North Africa** (New York: Columbia University Press, 1982), 151-152

[2] Shaw, Standford. **History of the Ottoman Empire and Modern Turkey**, vol. 2 (New York: Cambridge University Press, 2002), 190.

عہدنامہ برلن نے یورپ میں سلطنت عثمانیہ کے مقبوضات کا تقریباً خاتمہ کر دیا تھا۔ عثمانی صوبوں کے بجائے یونان، رومانیا، سربیا، مونٹی نیگرو اور بلغاریہ کی خود مختار ریاستیں قائم ہو گئیں تھیں۔ اسی لئے بیسویں صدی کے اوائل سے ہی ہر عثمانی حکمران نے سلطنت کی بقاء اور استحکام کے لئے غیر ملکیوں کو عطا کئے گئے تجارتی اور دیگر حقوق کے خاتمہ کو اپنی پالیسی میں سر فہرست رکھا۔ "مئی 1913ء میں وزیر اعظم حقی پاشا کے ذریعے برطانوی حکومت کو یاداشتیں روانہ کی گئیں جن کے ذریعے مراعات میں فوری تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا۔ مثلاً 15 فیصد کسٹم ڈیوٹی عائد کی جائے۔ مملکت میں بیرونی ڈاکخانوں کو بند کیا جائے اور وکلاء کی ایک کمیٹی قائم کی جائے تا کہ مراعات کا مکمل خاتمہ ہو سکے۔ برطانیہ نے ان مطالبات پر کان نہ دھرتے ہوئے دعوی کیا کہ اس مقصد کے لئے تمام ممالک کا اتحاد واتفاق ضروری ہے اور یہ کہ ان اقتصادی و معاشی معاملات کا تعلق مراعات خصوصی سے نہیں بلکہ تجارتی معاہدوں سے ہے۔"[1] المختصر یہ کہ امتیازات کے ذریعے غیر ملکیوں کو بے انتہا فوائد حاصل تھے۔ غیر ملکیوں پر سلطنت عثمانیہ کا قانون لاگو نہیں ہوتا تھا اور عثمانی عدالتیں غیر ملکیوں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر سکتیں تھیں۔ اس کے علاوہ باب عالی کا کوئی پولیس اہلکار کسی بھی متعلقہ ملک کے قونصلر کی اجازت کے بغیر غیر ملکی کی گھر کی تلاشی نہیں لے سکتا تھا۔[2]

مراعات خصوصی کے خاتمے کے لئے اقدامات:

پہلی جنگ عظیم کے ابتداء میں ترکی نے اتحادی طاقتوں خاص کر برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن برطانیہ چاہتا تھا کہ ترکی برطانوی اتحادی ممالک کے لئے اپنی سمندری حدود کو بند نہ کرے۔ لیکن ترکی نے اس مطالبے کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ جس کے بعد برطانیہ نے ترکی کے لئے برطانیہ میں تیار کئے گئے دو بڑے بحری جنگی جہازوں کو جن کی پیشگی ادائیگی کر دی گئی تھی۔ انہیں اپنے پاس روک لیا۔ جس کی وجہ سے

[1] The Encyclopaedia of Islam, vol. 3 (London: Luzac & Co., 1979), 1188.

[2] Fromkin, David , A Peace to End All Peace (New York: Henry Holt and Company, 2001), 47.

ترکی میں برطانیہ کے خلاف غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اس کے بعد ترکی نے جنگ میں غیر جانبدار رہنے کی پالیسی پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے زیر انتظام بحری راستوں پر اسلحے کے نقل و حمل اور جنگی جہازوں کے گزرنے پر پابندی عائد کر دی اور امتیازات کے خاتمے کا پروگرام تشکیل دیا تاکہ اپنی آزادی برقرار رکھ سکیں۔

"اس لئے سلطنت عثمانیہ نے عوامی رائے عامہ اور ملکی مفاد کو مد نظر رکھتے 8 ستمبر 1914ء کو سلطنت میں نئے قوانین کے تحت تمام اقتصادی، عدالتی اور انتظامی مراعات کا خاتمہ کر دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اب سلطنت کی حدود میں آباد تمام غیر ملکی رعایا سے اقوام کے عام قانون کے تحت رویہ اختیار کیا جائے گا۔ مراعات یافتہ ممالک کی جانب سے اس اعلان کو معاہدانہ حقوق کی تنسیخ کا یک طرفہ اور استبدادی فیصلہ قرار دیا گیا۔ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کی مراعات خصوصی کو منسوخ کرنے اور آبناؤں کو جہازوں کے لئے بند کر کے غیر جانبدار رہنے کی پالیسی کی وجہ برطانوی مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔"[1]

چنانچہ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کی شکست کے بعد فاتح یورپی ممالک نے معاہدے سیورے (Severe) کے ذریعے کسی بھی قسم کی ترمیم واصلاح کئے بغیر سلطنت عثمانیہ کی جانب سے امتیازات کے خاتمے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مراعات نہ صرف بحال کر دی گئیں بلکہ جنگ عظیم کی فاتح اقوام کے لئے مراعات خصوصی میں اضافہ بھی کر دیا گیا۔ "لیکن اس کے بعد یورپی طاقتوں کا مطلب سلطنت عثمانیہ سے پورا ہو چکا تھا۔ اس لئے انھوں نے عثمانی سلطنت سے عسکری، جغرافیائی اور تیل کی دولت سے مالامال علاقے چھیننے کے بعد 24 جولائی 1923ء میں معاہدہ لوزان (Lausanne) کے ذریعے اتحادی ممالک نے سلطنت اسلامیہ کے حصہ بخرے کر کے اپنے مفادات کے حصول کے بعد جمہوریہ ترکیہ کو زیر احسان کرتے ہوئے ان مراعات کا مکمل خاتمہ کر دیا۔"[2]

حاصل مطالعہ:

اگر بنظر غائر سلطنت عثمانیہ کے زوال کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ امتیازات کی آکاس

1، Kent Marian, ed., **The Great Powers and the End of the Ottoman Empire** (London: Frank Cass, 2005), 176.

2 **The Encyclopedia of Islam**, vol. 3 (London: Luzac & Co., 1979), 1188.

بیل نے سلطنت عثمانیہ جیسے طاقتور درخت کو، جس کی شاخیں دنیا کے تین براعظموں میں پھیلی ہوئی تھیں، دیمک کی طرح چاٹ کر ختم کر دیا۔ اور یہی مراعات یا امتیازات کی پالیسی کا تسلسل اب بھی جاری ہے۔ مغربی ممالک اس کے ذریعے اسلامی ممالک کو کمزور بلکہ اپنا دست نگر بنا رہے ہیں، یعنی عالمی منظر نامے میں صرف کردار تبدیل ہوئے ہیں لیکن ڈرامہ وہی جاری ہے کہ کس طرح سے مسلمانوں کو کمزور کیا جائے۔